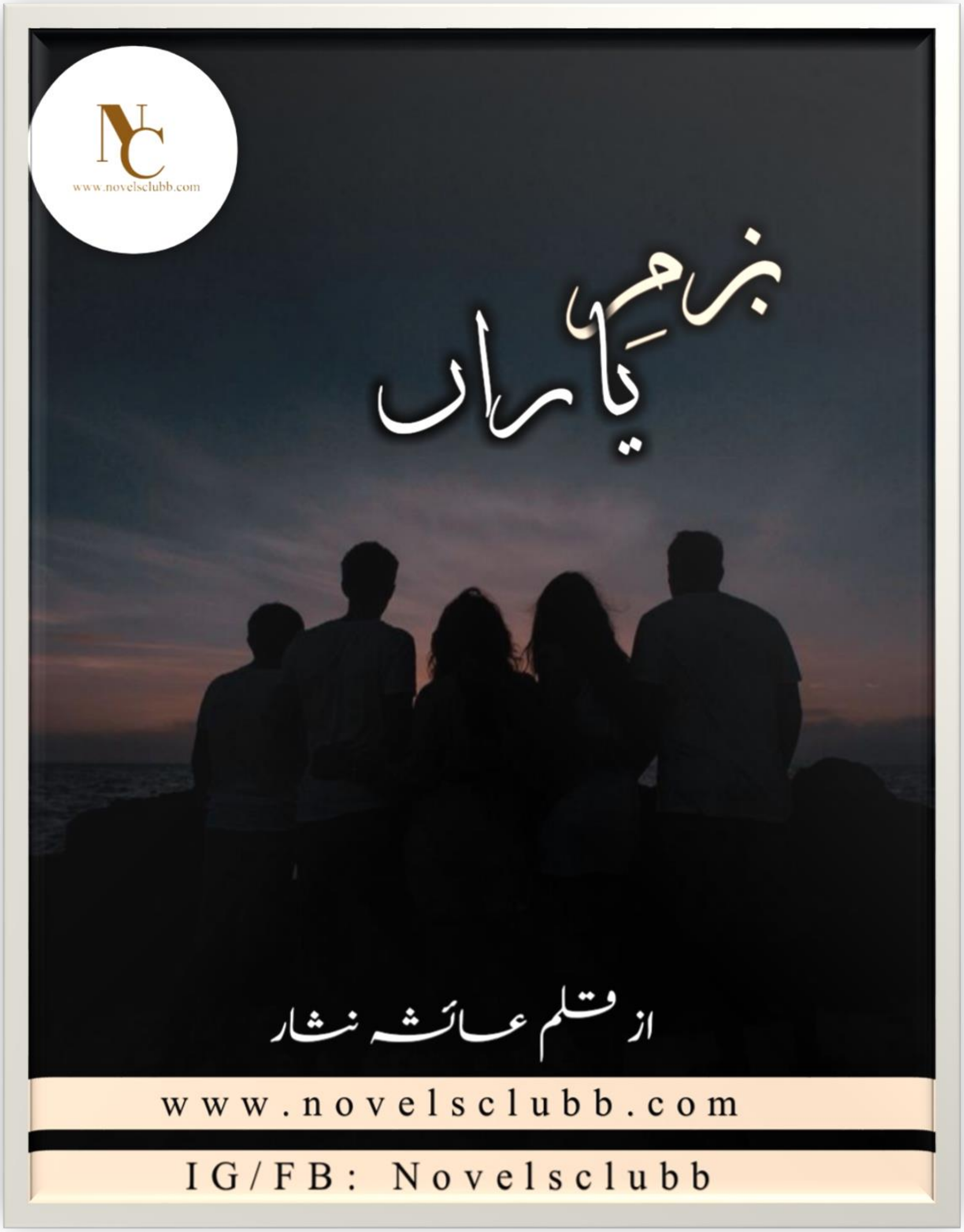
بزمِ یاراں
از قلم عائشہ نشار
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بزمِ یاراں

از قلم

عائشہ نثار

www.novelsclubb.com

میں یادوں کا قصہ کھولوں تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں

میں گزرے پل کو سوچوں تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں

www.novelsclubb.com

اب جانے کون سی نگری میں

آباد ہے جا کے مدت سے۔۔

میں دیر رات تک جاگوں تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں

کچھ باتیں تھی پھولوں جیسی

کچھ لہجے خوشبو جیسے تھے

میں شہر چمن میں ٹہلو تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں

www.novelsclubb.com

وہ پل بھر کی ناراضگیا

اور مان بھی جانا پل بھر میں

اب خود سے بھی روٹھو تو

کچھ دوست بہت یاد آتے ہیں۔۔۔۔۔

(نامعلوم)

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ منظر ہیں ایک میٹنگ روم کا جہاں بڑے بڑے بیز نیسمن بیٹھے اُس خوبرو نوجوان کو بولتے ہوئے سن رہے تھے اور اصل میں اُس سے کافی متاثر نظر آتے تھے

اُسکا طریقہ کار، پریزنٹیشن، سمجھانے کا انداز، بات کرنے کا انداز سب کچھ ایسا تھا کے سامنے والا چاہئے اُسکا دشمن ہی کیوں نہ ہوں متاثر ضرور ہوتا تھا

جیسے ہی اُسکا پریزنٹیشن دینا ختم ہوا ہر طرف تالیو کا شور اٹھا۔۔۔اور یے واضح ہو گیا

کے یہ ڈیل بھی ملک گروپ آف کنسٹرکشن کو ہی ملی ہے۔

جس ڈیل میں وہ ہاتھ ڈالتا تھا اس میں پھر اُسکے دشمن ہی ہاتھ ڈالتے تھے کیونکہ باقی سب کو پتا ہوتا تھا کے یہ ڈیل اُسے ہی ملنی ہے اس لیے وقت برباد ہو گا اور کچھ نہیں۔

"مبارک ہو مسٹر ملک ایک بار پھر آپ بازی لے گیے ویسے 25 سال کی عمر میں آپنے اپنے قدم بزنس کی دنیا میں بہت مضبوط کر لیے ہیں"

ایک آدمی نے اس سے مصافحہ لیتے ہوئے حسد سے کہا۔۔۔

"کامیاب ہونے کے لیے عمر معائنے نہی رکھتی قابلیت اور لگن ہونی چاہیئے۔
آپ عمر کے کسی بھی حصّے پر کیوں نہ ہوں کامیابی آپکا مقدر ہوتی ہے"

"اور ایک مفت کا مشورہ دوگا آپکو کے یے جھوٹی مبارک باد اور یے جھوٹے خوشی
کے لہجے اُنکے سامنے استعمال کیا کیجیئے جو آپکی اصلیت سے واقف نہ ہوں، اُنکے
سامنے اپنی دونوکی سستی ایکٹنگ مت کریں جو آپکی رگ رگ سے واقف ہے"

اور سختی سے اتنا کہہ کر آنکھوپے گلاسز چڑھا کر وہ آگے بڑھ گیا اُسے فضول گوئی نہی
پسند تھی۔۔۔وہ بولتا، مسکراتا، ہنستا صرف اپنی فیملی اور دوستو کے ساتھ ہی تھا

"رومان ہاشر ملک"

ملک گروپ آف کنسٹرکشن کا مالک جسنے اپنی محنت اور لگن سے اس کمپنی کو بلندی پر پہنچادیا تھا۔

گوری رنگت، ستواناک، ہلکی ہلکی ڈاڑھی، عنابی لب اور براؤن/ایمبر آنکھیں نفاست سے سجے بال اُسے اور دلکش بناتے تھے۔۔۔۔بلاشبہ وُہ بہت خوبصورت تھا اور اپنی پرسنلٹی سے کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑنے کا ہنر رکھتا تھا۔

یے منظر ہے ایک بڑے سے کمرے کا جس میں دو سنگل بیڈ زرا سے فاصلے پر رکھے ہوئے تھے اور اُنکے درمیان میں ایک سائڈ ٹیبل رکھا ہوا تھا جس پے لیمپ رکھا ہوا اور ساتھ میں مکمل فیملی فوٹو کا فریم اُس فوٹو میں ایک خوبصورت ساکپل تھا اور اُنکے

تین بچے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں کھڑی تھی اور سبھی مسکرا رہے تھے۔۔۔

اگر کمرے میں واپس آئے تو بائیں بیڈ کے جانب والی دیوار پر بڑی سی الماری فٹ تھی اور دونوں بیڈ کے سامنے والی دیوار پر ڈریسنگ ٹیبل تھا جس سے کچھ فاصلے پر باتھرُوم کا دروازہ تھا دائیں بیڈ کے جانب والی دیوار میں بڑا سا گلاس ڈور تھا جو بالکنی میں کھلتا تھا اور اُسی دیوار کے کون میں خوبصورت سا بک شیلف کھڑا کیا ہوا تھا جو پوری طرح سے ناولز سے بھرا پڑا تھا اور اُسکے اوپر والے پارٹ چند ایک ٹرافیاں رکھی ہوئی تھی اور اوپر دیوار پے باکسنگ گلوز لٹک رہے تھے۔ پورا کمرہ سفید اور گلابی امتزاج کا تھا۔

دائیں جانب والے بیڈ پر آئے تو اس وقت اُس پر ایک بےچین روح بیٹھی ہوئی تھی

جسکے آگے لیپٹاپ کھلا تھا گلے میں وائر لیس لٹک رہے تھے بیڈ پر کتابی پھیلی ہوئی تھی مگر اُسکا دھیان پڑھائی میں نہی تھا اُسکے بیڈ کے اوپر دیوار پر اُسکا نام پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا "نورالعین"

گلابی رنگت، براؤن کمر سے تھوڑے اوپر آتے بال اس وقت میسی سے جوڑے میں قید تھے تیکھے نین نقش اور ہیزل براؤن آنکھیں اُسکی آنکھیں اور بال جب دھوپ میں چمکتے تھے تو سامنے والے کو میسمرائز کر دیتے اور اُسکے پر کشش ہونے کا راز اُسکے تھوڑی کے گڑھے میں موجود تل وہ بہت حسین تھی بہت زیادہ

اُسکا دھیان بار بار اپنی ساتھ والے بیڈ پے بیٹھی ہوئی بہن پر جا رہا تھا جسے اُسکی امی نے اسپر نظر رکھنے کے لیے گھر پر چھوڑا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ اپنے ناول میں پوری طرح مگن بائیں جانب والے بیڈ پے ہائلائٹر اور سٹکی نوٹس،مارکرز وغیرہ پھیلا کے بیٹھی ہوئی تھی اور اُسکے بیڈ کے اوپر بھی پنک کلر میں لائٹنگ سے اُسکا نام جگمگا رہا تھا"نورالہدیٰ"۔

ہو دا بلکل اپنے بہن کا پرتو تھی بس فرق یے تھا کی اُسکی آنکھیں گہری سیاہ تھی اور اسپر بچھی گھنی پلکے انہے مزید خوبصورت بناتی تھی اور اُسکی تھوڑی پر کوئی بھی تل موجود نہیں تھا

www.novelsclubb.com

"یہی سہی موقع ہیں بیٹا نورالعین نکل لے ورنہ یے چوڑیل تُجھے جانے نہی دیگی"

خود سے کہتے ہوئے وہ بڑبڑاتے ھوئے دروازے تک دبے پاؤ پہنچی ہی تھی کے اُسے اپنے پیچھے سے چوڑیل کی آواز آئی۔

"واپس آجاؤ آپی ورنہ مینے ماما کو کال کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہی لگانا ہے"

ہودا نے ویسے ہی کتاب میں سر دیتے ہوئے کہا۔۔

نور نے زور آنکھیں میچی اور پھر کھولی اور مسکراتے ہوئے پلیٹ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں پانی پینے جا رہی تھی"

نور نے بہانہ بنایا

"میں بھی جانتی ہو اور تم بھی جانتی ہو کے تم بھائی کے باکسنگ روم میں جا رہی تھی

اسلیے جھوٹ نا بولو اور شرافت سے یہا بیٹھ جاؤ"

ہودا نے اُسکا جھوٹ پکڑتے ہوئے کہا۔

"ہودا پلیز جانے دو نا میری پیاری سی چھوٹی سی بہن نہی ہو"

ہودا نے بٹر نگ کرنی چاہی۔

"یے مکھن کسی اور کو لگانا تمہاری وجہہ سے ماما مجھے شادی پر نہی لیکر گیی مجھے وہاں جا کر ڈریس دیکھنے تھے مہمانوں کے اور پھر گھر آ کر میں اچّھی اچّھی ڈیزائن بناتی لیکن تمہاری رکھوالی کے لیے مما نے مجھے یہا بیٹھا دیا"

www.novelsclubb.com

ہودا نے اپنا دکھ سنایا

"اچّھا نہی جاتی ہو میں پر مجھے پوچھنا یے تھا کہ یے رزلٹ تمھارا تو نہی ہے"

نور نے اپنے ہاتھ میں ایک کاغذ لہرا کر پوچھا جو یقیناً ہودا کا ہی تھا

"نہیں تو میرا نہیں ہیں"

ہودا نے جھوٹ سے کام لینا چاہا

"اچّھا کوئی بات نہیں میں مما سے پوچھ لوگی ہمم"

نور نے انگی ٹیڑھی کی

"نہ۔۔۔نی۔۔۔نہیں مما کو نے بتانا پلیز پلیز پلیز"

ہودا نے منت کی

بھائ اب امّا کی فلائنگ چپل سے کس کو نہی ڈر لگتا۔

"تمہیں میں اتنی سیدھی نظر آتی ہو"

نور نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا

"اچّھا جاؤ چلی جاؤ نہی بتاو گی میں مما کو"

ہدا نے فوراً کہا

نور نے ہودا کو فلائنگ کس دی

www.novelsclubb.com

اور بے فکر ہو کر چلی گئی کیونکہ اُسے پتا تھا ہودا نے ایک بار کہہ دیا نہی بتاے گی مطلب نہیں بتائے گی

یے تھی وہ دونوں فوٹو فریم والی بچیاں نور العین ذوالفقار اور اس سے دو سال چھوٹی

نورالہدیٰ ذوالفقار۔

پروفیسر ذوالفقار خان کے گھر کی رونک

پروفیسر صاحب کچھ دن پہلے ہی ناگپور شفٹ ہوئے تھے ریٹائرمنٹ کے بعد کی زندگی وہ اپنے شہر میں گزارنا چاہتے تھے۔

اُنکے فیملی میں صرف انکی بیوی دو بیٹیاں اور "نبیل ذوالفقار" اُنکا بیٹا ہی تھا جو کے بزنس کے سلسلے میں امریکہ میں ہوتا تھا آج کل

احمد ویلا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس گھر میں قدم رکھے تو پتہ چلتا ہیں کے ملازمین اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور ایک ۵۰ کے قریب کا آدمی لاؤنج میں بیٹھا نیوز دیکھنے میں مگن ہیں اور انکی چائے پڑے پڑے ٹھنڈی ہو چکی ہے مگر نیوز کے سامنے کسے ہوش۔

سیڑھیوں سے اوپر کی طرف جایئے تو پہلے کمرے میں قدم رکھتے منظر کچھ یو ہے ایک جناب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوئے خود پر پرفیوم سپرے کر رہے ہے اور اب جا کر صوفے پے بیٹھ کر شو لیس باندھ رہے ہیں اور یے کوئی اور نہیں اس گھر کے بڑے بیٹے ہیں

"ہادی واصف احمد"

دیکھنے میں کافی ہینڈسم گرے آنکھیں کھڑے نقوش، ہلکی ڈاڑھی بھرے ہونٹ اور سلکی بال اس وقت وہ پینٹ شرٹ میں ملبوس یقیناً آفس نہی جارہا تھا

اور مزاج میں کافی نرم ہر وقت مسکرانے والا انسان۔

"السلامُ علیکم ابّو"

"وعلیکم السلام"

اُسنے لاؤنج میں قدم رکھتے ہوئے کہا

ہادی کے سلام کے جواب میں احمد صاحب نے نیوز سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔۔

ہادی بھی انہی کے پاس آکر بیٹھ گیا

"شارق چائے"

ہادی نے اپنے ملازم کو آواز دی

"ہش"

احمد صاحب نے ہونٹوں پے اُنگلی رکھ کر اُسے تنبیہ کی کے میری نیوز کے وقت

ڈسٹرب نہ کرو

ہادی نے کانوں کو ہاتھ لگا کر بنا آواز کے سوری کہا اور کچن میں چل دیا

کیونکہ وہی جا کر ناشتا کرنا بہتر تھا۔۔۔

احمد ویلا میں صرف تین لوگ ہی رہائش پذیر تھے احمد صاحب، ہادی اور اسکا گھر

چھوٹا بیٹا بدر جو اس وقت یونی میں ہوتا ہے

باتھرُوم کا دروازہ کلک کی آواز کے ساتھ کھلا اور نور العین نہا کر باہر نکلی سبھی لوگو کو صبح نہانا پسند تھا اور نور العین کو شام میں نہانا پسند تھا۔۔۔۔

اس وقت وہ کھلی لونگ tشرٹ اور ساتھ ڈھیلا ڈھالا ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی اور گیلے بالو کو کلیچر میں مقید کیا اور بیڈ پر آکر دھڑام سے بیٹھ گئی۔

اس وقت بوریت سے وہ سخت جھنجھلائی ہوئی تھی

"ہانی کو کال کرتی ہوں وہی میری بوریت مٹا سکتی ہے اب"

اُسنے کال کرنے کے لیے موبائل اٹھایا ہی تھا کے سامنے اُسکی خالہ کی کال آگئی

"اوہ نہی یارا ابھی نہی"

اُسنے آواز کم کی اور موبائل کو ایسے ہی رہنے دیا جب تک کال سامنے سے نہی کٹ گئی

"ہاش بلا ٹلی خالہ کی کال مطلب میری اور میرے فون کے تین سے چار گھنٹوں کی دوری"

کال کٹتے ہی نور نے سکون کا سانس لیا

"ہانی جانی کو کرتی ہو کال"

نور جلدی سے نمبر نکالا اور کال ملا دیا مبادا کہی پھر سے نے آجائے خالہ کی کال

www.novelsclubb.com

کچن میں کھڑی "ہانیہ "اس وقت اپرن پہنے اون کے سامنے کھڑی ٹمپریچر سیٹ کر رہی تھی اور جھولتی لٹے چہرے کا طواف کر رہی تھی

گوری رنگت، بھوری شہد رنگ آنکھے، چھوٹی گلابی ناک اور پتلے ہونٹ لمبے بال اس وقت چوٹی میں بندھے ہوئے تھے

ٹمپریچر سیٹ کر کے وہ ہٹی اسی وقت ٹیبل پے پڑا ہوا اُسکا موبائل بج اُٹھا۔۔۔

موبائل ہاتھ میں اٹھاتے ہی اُسکے چہرے پے خوبصورت مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔۔

موبائل پر بڑے بڑے لفظوں میں " گرم کھوپڑی " جگمگا رہا تھا

جلدی سے ہاتھ سے گلوس اُتارے اور کال پک کیا

www.novelsclubb.com

"السلامُ علیکم"

بڑے پُرجوش انداز میں سلام کیا ہانی نے

"وعلیکم اسلام"

جواب آیا

"کیا کر رہی ہوں"

ہانی نے کیک کا بیٹر تیار کرتے ہوئے پُوچھا

"بڑا بھنڈ مارا ہیں مینے ابھی خالہ کی کال نہی اٹھائی"

نور نے دانتوں نے اُنگلی چباتے ہوئے کہا

"یار کوئی ایک ،ایک ایسا دن ہے تمہاری لائف میں جب تم بھنڈ نا مارو کچھ نیا بتایا کرو یار"

ہانی نے اُسکی ٹینشن سرے سے ہی اڑادی

"ہنن، تمسے تو ہمدردی کی توقع ہی نہی ہے مجھے خیر یے بتاؤ تم کیا کر رہی ہوں، رہنے دو میں ہی بتاتی ہو یقیناً کچن میں موں دیکے بیٹھی ہو گی"

نور نے سوال کر کے خود ہی جواب دے دیا

"ہاں کپکیکس بنا رہی ہوں، کھاؤ گی تم"

ہانی نے جوش سے پوچھا

"ہاں کیوں نہیں، خیر یے چھوڑویے بتاؤ کل کے لیے ریڈی ہوں"

نور نے جواب دیکر سوال پُوچھا

"میں بھجواتی ہُوں حیدر کے ہاتھوں، اور ہاں تیار تو ہوں پر ڈر لگ رہا ہے"

ہانی نے کیک ٹن کو گریس کرتے ہوئے کہا

"ہیں ڈر کس لیے"

نور نے اپنے نیل فائل کرتے ہوئے پُوچھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہاں اتنے سارے لوگ ہو گے تمھیں پتہ ہے مجھےانسائیٹی ہونے لگتی ہے رش والے جگہوں سے"

ہانی نے اپنی پریشانی بیان کی

"اوہ یار انسان ہی ہو گے کوئی جنگل کے بھیڑیے نہی ہو گے"

نور نے اُسکی پریشانی ہوا میں اڑائی

www.novelsclubb.com

"وہی تو کہہ رہی ہوں وہاں پر جنگل والے بھیڑیے نہی ہو گے انسانی بھیڑیے ہو گے اور پتہ ہے جنگل کے بھیڑیے ان انسان نما حیوان میں چھپے ہوئے بھیڑیوں سے بہت بہتر ہے جنگل والے بھیڑیے سرف آپکو کھائیگے آپکی عزت کو تو پامال نہی کرتے مگر یہ انسان نما بھیڑیے عزت کو روند کے رکھ دیتے ہے۔۔۔۔۔ جنگل کے

بھیڑیوں سے اتنا ڈر نہیں لگتا جیتنا یے انسانی بھیڑیوں سے لگتا ہے۔"

ہانیہ نے آنکھوں میں ڈر سمو کے کہا۔۔۔۔۔

"تم ٹینشن کیوں لے رہی ہوں میں ہو نا تمہاری حفاظت کے لیے کوئی کچھ کر کے تو دیکھئے چیر پھاڑ کے نا رکھ دیا تو میرا نام بھی نور العین ذوالفقار نہیں"

نور نے سنجیدگی سے کہا

"ہاں تمھیں بس موقع چاہیئے ہوتا ہے کسی کاموں یا کسی کی ناک توڑنے کا رکھ رہی ہُوں میں میرے کیکس جل جائے گے"

ہانی نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

"کل ملاقات ہوتی ہے میں تمھیں پک کرلوگی تیار رہنا اللہ حافظ"

نور نے کہہ کر کال کٹ دیا اور نیچے چلے گئ مما کے دربار میں حاضری بھی تو دینی تھی اب خالہ نے شکایت نہی کی ہوگی ایسا تو ہو ہی نہی سکتا

اگلی صبح

www.novelsclubb.com

ہادی بیچینی سے کرسی پے بیٹھے مسلسل پیر ہلا رہا تھا۔مطلب غصہ کنڑول کر رہا تھا عموماً اُسے غصّہ اتا نہی تھا مگر دو لوگ ایسے تھے جنکی حرکتوں سے اُسے نا چاہتے ہوئے بھی غصّہ آجاتا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک اُسکا بھائی اور ایک نکما دوست

ہادی نے زور سے موبائل ٹیبل پر پٹکھا۔۔۔

جس پر سامنے موبائل میں چہرہ گھسائے بیٹھے رومان نے چہرہ اُٹھا کے اُسے دیکھا

"آرام سے موبائل پے کیوں غصّہ نکال رہے ہوں۔"

آج سب اُلٹا ہو رہا تھا جس رومان کو ہمیشہ غصّہ آتا تھا وہ آج سکون سے بیٹھا تھا اور جو ہمیشہ سکون سے بیٹھا ہوتا تھا اُسکا غصّہ ہی کم نہی ہو رہا تھا۔

"ایک گھنٹے سے کمینے کو کال پے کال کیے جا رہا ہُوں مگر مجال ہے جو اٹھا لے مگر اٹھائیگا بھی کیسے گدھے گھوڑے نہی پورا اصطبل بیچ کے سویا ہو گا"

اُسکے غصّے سے کہنے پر رومان نے مسکراہٹ روکی

"ہوٹل اس کا ریسٹورانٹ اُسکا لیکن روز ہمیں یہا کا چکّر لگانا پڑتا ہے، کیوں کہ جناب تو نیند کی وادیو میں ہو گے، ہفتے میں ایک بار اپنا منحوس چہرہ اُٹھا کر آ جاتا ہے یہاں یہا تک کی اس کے ورکرز بھی اُسے نہی پہچانتے"

ہادی کا غصّہ سوا نیزے پر تھا

"ویٹ اب دیکھ میں کیسے اسکی واٹ لگاتا ہُوں تو صبر کر میرے یار"

رومان نے شیطانی دماغ سے کہا اور فون نکال کر ایک نمبر ڈائل کیا

"السلام و علیکم انکل خیریت .جی جی انکل میں بلکل ٹھیک .جی میں کب سے آپکے بیٹے کو کال کر رہا ہُوں مگر وہ کال نہی اُٹھا رہا آپ اسے پلیز کہہ دے کے مجھے کال بیک کرے .جی جی ہم ریسٹورانٹ پے ہی ہے"

رومان تیر نشانے پر لگا یا تھا اور ہادی اُسے داد دینے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا جواب میں رومان نے اُسے آنکھ ماری اور دونوں ہس دیے

کیونکہ جو دُرگت اُنکے دوست کی بن نے والی تھی اُسکا سوچ کے ہی اُنکو مزا آ رہا تھا

رحمان صاحب نے جیسے ہی کمرے قدم رکھا کمرے کا ماحول دیکھ کر نفی میں غصّے سے سر ہلایا۔۔۔

کمرے میں پوری لائٹس آف کر کے اندھیرا کیا ہوا تھا کھڑکی کے پردے گرے ہوئے تھے ایسی نے ماحول کو ٹھنڈا بنا رکھا تھا اور ایک جسم بستر پر اڑا ترچھا پڑا ہوا تھا ایک تکیا موں پر تھا اور ایک گھٹنے کے نیچے باقی سارے تکیے تو فرش کی زینت بنے ہوئے تھے۔۔۔ کمفرٹ آدھا نیچے لٹک رہا تھا اور آدھا اُسکے اوپر تھا۔

www.novelsclubb.com

رحمان صاحب نے سب سے پہلے ایسی بند کیا پھر کھڑکی کے پردے ہٹائے اور لائٹ آن کی لیکن سوئے ہوئے وجود کو کوئی فرق ہی نہی پڑھا۔۔۔

رحمان صاحب اپنے بیٹے کے جانب بڑے اور اُسکے موں پر سے تکیا ہٹایا جہاں اُسکا

موں کھلا پڑا تھا اُسکا موں دیکھ کے انہے ہسی آگئی

لیکن اگلے لمحے انہونے کھینچ کر اُسکے اوپر سے کمفرٹ ہٹایا اور اُسے آواز دی مگر وہ کروٹ بدل کے سو گیا۔

اب کے انہے سچ میں بہت غصّہ آرہا تھا

"دریاب چودہری"

انہونے غصّے سے گرجدار آواز میں اُسکا پورا نام لیا اور تاریخ گواہ ہے جب جب انہونے اُسکا پوار نام پکارا تھا تب تب اُسکی شامت آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دریاب فٹ سے اٹھ کے بیٹھ گیااور سلیوٹ کرنے کے انداز نے انہے سلام کیا۔

"اسلام علیکم ابّو"

"وعلیکم اسلام، تمھیں کچھ ہوش ہے وقت کیا ہورہا ہے وہاں تمہارے دوست بیٹھے کب سے تمھیں کال کرر ہے ہے ہاں"

رحمان چودہری نے غصّے سے کہا

"سوری ابّو"

دریاب منمنایا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دس منٹ، دس منٹ کے اندر اندر تم مجھے نیچے چاہئے ہوں"

ابّو نے اُسے گھورتے ہوئے کہا اور نیچے چل دیے

دریاب اُٹھ کے سیدھا باتھ رُوم میں بھاگا کیونکہ دس منٹ کے اندر مطلب دس منٹ کے اندر ہی اُسے نیچے جانا تھا۔

گوری رنگت کھڑے نین نقوش اور کلین شیو کے ساتھ نیلی آنکھوں والا دریاب چودہری جسکے بال ہمیشہ اُسکے ماتھے پے رہتے تھے اور اُسکا قد اچّھا خاصا تھا، سستی کاہلی اور نیند یے تینوں جیسے اسکے اندر کوٹ کوٹ کے بھری تھی اور یے چائے کا دیوانہ لوگ نیند بھگانے کے لئے چائے پیتے تھے اور یے نیند لینے کے لئے چائے پیتا تھا۔

جلدی جلدی تیار ہونے کے بعد اُسنے ٹیبل سے موبائل اٹھایا تو ہادی کی لاتعداد کالز تھی

گاڑی کی چابی اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو چابی ملی ہی نہی کیونکہ چابی تو پہلے ہی اُسکے ابّو لے جا چکے تھے۔

دریاب بنا سوچے سمجھے نیچے بھاگا۔

اور جاکے ڈائننگ ٹیبل پے بیٹھا۔

"تم ابھی تک یہی ہوں گیے نہی"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رحمن صاحب نے پیچھے سے آواز لگائی

"چودھری صاحب میرے بیٹے کو ناشتا تو کرنے دے ہر وقت لکڑی لیکر پیچھے پڑ جاتے ہیں، تو کہا میرا بچّہ "

آسیہ بیگم نے چٹ بیٹے کے حمایت کی

"ہاں تو بیل کے پیچھے لکڑی لیکر ہی پڑا جاتا ہے انسانوں کے سمجھ میں بات ایک ہی بار میں آجاتی ہیں لیکن تمہارے بیٹے کو دس دس بار سمجھانے پر بھی سمجھ نہیں آتی سمجھ آئیگی بھی کیسے دماغ کی جگہ بھوسا جو بھرا ہوا ہے"

رحمان صاحب نے پھر اُسے اچّھی خاصی سنادی

جس پر وہ برے برے موں بناتے چپ چاپ کھاتا رہا۔

"اچّھا امی میں چلتا ہوں اسلام علیکم، ابّو چابی"

دریاب نے ماں کو سلام کرتے ہوئے پھر اپنے بابا سے کہا

"کونسی چابی کوئی چابی وابی نہی ملے گی، یے پکڑو ۴۰۰ روپے اور آٹو کرو اور نکلو ریسٹورنٹ کے لیے اور ۱۰۰ میں سے بھی ۲۰ روپے واپس ائے گے شام کو چپ چاپ میرے ہاتھ پے رکھ دینا"

اور حیرت سے موں کھولے اُنکو سنتے رہا اور جب بولا تو حیرت کے مارے بس اتنا ہی

"واپسی کے پیسے"

"پیدل آؤ گے تم وہ بچے بیٹھے انتظار کررہے ہو گے اسلیے جانے کے لیے دیدیے ورنہ وہ بھی نہ دیتا چلو نکلو اب"

اتنا کہہ کر وہ اپنے موبائل میں مگن ہو گئے اور دریاب بیچارہ حیرت میں ڈوبا باہر کی جانب بڑھا۔

تین بائک سوار تیزی سے بائک چلاتے ہوئے یونیورسٹی کے راستے پر آگے پیچھے تھے کبھی ایک آگے ہوتا تو کبھی دوسرا۔۔۔

اور ایسے ہی سرکس کرتے ہوئے انہوں نے اپنی ہیوی بائک لا کر لائن سے یونی کے پارکنگ میں روکی اور تینوں نے ایک ساتھ ہیلمیٹ اُتارا پھر ایک ساتھ پہلے اپنی گردن دائیں جانب کی پھر بائیں جانب اُسکے بعد تینوں نے ساتھ میں اپنے بالوں کو ہاتھوں کی مدد سے سوارا اور ایک ساتھ ہی نیچے اترے۔۔۔۔

یے انکا روز کا معمول تھا اسلیے کسی نے بھی نوٹس نہی لیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تینوں نے ایک جیسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی بلیک جینز وائٹ t شرٹ اور اسپر چیکس کے شرٹ جسکے بٹن کھولے ہوئے تھے بس انکی شرٹ کے کلر میں فرق تھا۔

تینوں لائن سے چلتے ہوئے یونی کے گراؤنڈ میں آئے

دائیں جانب کا لڑکا اونچی قد قامت، کھڑے نقوش گوری رنگت اور گال میں پڑھنے والے گڑھے اف اُسکی پرسنلٹی۔۔۔۔وہ سحر انگیز شخصیت کا مالک "ارحم چودھری" تھا۔

میوزک کا دیوانہ اور کم بولنے والا دوسرے لفظوں میں کہا جائے تو بولنے سے اُسکا بل آتا تھا
بولتا وہ کم تھا مگر اُسکی آواز بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔بہت زیادہ۔

اور یہ سست انسان میرا مطلب دریاب چودھری کا چھوٹا بھائی لیکن عادت اور چہرہ بلکل الگ
بس انکی آنکھیں ملتی تھی نیلی سمندر جیسی۔

بیچ میں جو شیطانی دماغ والا انسان تھا وہ تھا "بدر احتشام احمد"

ہادی کا بھائی

دیکھنے بلکل اپنے بھائی کو کاپی گوری رنگت کھڑے نقوش اور گرے آنکھوں والا

شیطان کا نانا

جو اُسکی چہرے پے طاری معصومیت کی جال میں پھس گیا مطلب گیا۔

www.novelsclubb.com

ہر وقت اسکے دماغ میں کوئی نہ کوئی خرافات پل رہی ہوتی ہے۔جیتنا ہادی ٹھنڈا

مزاج اتنا ہی یے چلبلا، مستی مذاق کے بغیر اسکا گزرا نہی۔

۔اور بائیں جانب چلتا ہوا شریف بچّہ اور فٹنس فریک جسکو ہر وقت اپنے باڈی بنانے

کی پری رہتی یے خالی وقت میں جم میں پایا جاتا تھا۔

اونچی قد قامت کے ساتھ ہینڈسم سا نوجوان کوان تینوں میں سب سے زیادہ اٹرایکٹو تھا اپنی مسلز اور باڈی کی وجہ سے۔

رومان ہاشر ملک کا پھوپو زاد کزن

"شانف زبی"

اس وقت وہ تینوں یونی کے گراؤنڈ میں لگے بڑے سے درخت کے نیچے کھڑے تھے یے انکا اڈا تھا یہا کوئی اور نہی اتا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شانیف اور ارحم غور سے بدر کو دیکھ رہے تو جو بینچ پر سکون سے بیٹھا موبائل میں گھسا ہوا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی یے اتنی شانتی سے بیٹھا کیسے ہے"

شانف نے حیرت سے کہا

"مجھے بھی نہی آرہا یقیناً اسکے دماغ میں کچھ پل رہا ہے"

ارحم نے اپنی رائے پیش کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بدر میرے بھائی تیری شانتی ہم سے ہضم نہیں ہو رہی ہے"

شانف نے بدر کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو"

ایک لفظی جواب آیا

"تو پے کے چل میرا بچّہ شروع ہو جا، بتا تیرے اس شیطانی دماغ میں کیا چل رہا ہے"

ارحم بھی اُسکے ساتھ بیٹھا اور اُسے پچکارتے ہوئے کہا

"ابے چلو، تھوڑی دیر میں سکون سے بھی نہ بیٹھو، عجیب"

بدر نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"وہی تو میں کہہ رہا ہوں تو سکون سے جب بیٹھتا ہے نہ تو سامنے والے کا سکون غارت کر دیتا ہے،اسلیے شرافت سے بتا دے کے تیرے اس دماغ میں کسکا سکون برباد کرنے کی پلاننگ چل رہی ہے"

شانف نے بھی سکون سے ساری بات کہی

"کتنے تیز ہو بے تم دونوں"

بدر نے دونوں کو باری باری گھورا

"تیری صحبت کا اثر"

ارحم نے فٹ سے کہا

"تم کچھ زیادہ ہی نہی بولنے لگ گئے"

بدر نے ارحم کو گھورتے ہوئے کہا

"اُسے گھورنے بند کر اور شرافت سے بتادے ورنہ میں تیرے دانت توڑ دگا"

شانف نے اُسے وارن کرنے والے انداز میں کہا

جس پر بدر نے جلدی سے اپنے موں پر ہاتھ رکھ لیے اس سے کوئی بعید نہی سچ میں نہ توڑ دے

"بتا رہا ہوں یار"

بدر نے ویسے موں پر ہاتھ رکھ کر کہا

جبیر ارحم نے اپنی مسکراہٹ روکی

اور بدر نے ساری پلاننگ اُن دونو کو سنا دی

جسکے بعد دونوں نے بینچ سے اپنا باغ اٹھایا اور سیدھا آگے چل دیے۔

www.novelsclubb.com

بدر انہے حیرت سے دیکھے گیا اور تھوڑی دیر بعد ہوش میں آ کر اُنکے پیچھے لپکا۔

"ابے او کہا جا رہے ہوں رکو تو"

بدر نے اُنکے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا

"کون ہوں تم ہم نہی جانتے تمھیں تم جانتے ہوں ارحم اسے "

www.novelsclubb.com

شانف نے اُسے پہچان نے سے ہی انکار کر دیا اور ویسے ہی چلتے چلتے ارحم سے بھی

پوچھا جس نے صاف انکار کر دیا۔

"نہی میں نہی جانتا"

"رک جاؤ کمینوں"

بدر جو اُنکے ساتھ چلنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا آخر کو چیخ پڑا اُس کے چیخنے پر آس پاس والے بھی رک کر اُسے دیکھا اور اگنور کر کے آگے بڑھ گیے۔ یے تو روز کا ہی تھا۔

"کیا ہے"

دونوں نے ایک زبان ہو کر پُوچھا

"اسی لیے میں تم دونوں کو نہی بتا رہا تھا مجھے پتہ تھا تمہارا کچھ ایسا ہی ریکشن ہو گا"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بدر نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"دیکھ بدر میرے بھائی تو ایسا کچھ نہیں کریگا کیوں شیر کی کچھّار میں ہاتھ ڈال رہا ہے
آگے ہی ایگزام ہے بڈھا تُجھے فیل کر دیگا"

شانف نے اُسے سمجھآتے ہوئے کہا

"اور میں کیوں ایسا کچھ نہیں کروگا"

اتنی بڑی بات کی جواب میں اُسنے بس یے کہا

"کیونکہ تو یقیناً نہی چاہیگا کے ہم تیرے پچھلے کارنامے کی تفصیل ہادی بھائ کو دے"

ارحم نے اُسے پیار سے دھمکی دی

اور دونوں ہی اُسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے

بدر نے انہے آنکھے چھوٹی کر کے غصّے سے دیکھا اور "ٹھیک ہے نہی کرتا میں کچھ "کہہ کر کینٹین کی طرف چل دیا۔

اور وہ دونوں بھی اُسکے پیچھے ہو لیے۔

بلیک کار آ کے یونی کے پارکنگ میں روکی جس کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور ہماری نور العین باہر نکلی جسنے بلیک جینز پے لمبی پنک کرتی پہنی ہوئی تھی اور اس کے اوپر ڈینیم کی بلیک ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی گلے میں بلیک کلر کا سٹال لیا ہوا بال ہائی پونی میں قید تھے اور پیر و میں وائٹ جوگرز۔

فرسٹ امپریشن اس لاسٹ امپریشن کے تحت اُسنے تھوڑا گنڈی ٹائپ لوک کرنے کی کوشش کی تھی جسکو اُاّا کی فلائنگ چپل نے تھوڑا بہت سدھار لیا تھا۔

اور دوسری سائڈ سے ہانیہ نکلی اُسنے عبایا پہنا ہوا تھا جسپر اُسنے پنک ہی کلر کا سٹال

باندھ ہوا تھا اور چہرہ کھولا تھا پاؤں میں جو گرز تھے۔اور چہرے پے گھبراہٹ کے مارے پسینہ۔پہلے دن والی گھبراہٹ یو نو۔

اُسکا ایڈمیشن پہلے دوسری یونی میں تھا پھر نور کے کہنے پر اُسنے اُسکے ساتھ ہی یہاں ایڈمیشن کروالیا ویسے بھی وہ تو وہاں اکیلی تھی یہاں اُسکے ساتھ اُسکی جان عزیز دوست اور کزن تھی۔۔۔۔

"چلو"نور نے ہانیہ کی طرف آتے ہوئے کہا

"چل بھی لو یار تم تو کلفی کی طرح یہی جم گئی ہو"

نور نے اُسے ہلکا کرنے کی غرض سے کہا

"نور ٹھنڈے جو کس مت مارو، دیکھو کتنے لوگ ہے یہاں "

ہانی نے پریشانی بیان کی

"میرے خیال سے یے لوگ بھی یہاں پڑھنے ہی آئے ہے"

نور نے اُسکی معلومات میں اضافہ کیا

"نور"

ہانی نے پکارا

"اچّھا تم ہی بتاؤں کیا کریں واپس تم جا نہی سکتی کیونکہ میرے ساتھ آئی تھی، ٹیکسی کر کے جانے کی ہمت تم میں ہیں نہی،اب یہاں کھڑے کھڑے سوچو کیا کرنا ہے ،میں تو چلی اندر"

نور سیریس انداز میں کہہ کر آگے جانے لگی پھر مڑ کر اُسے خبردار کیا اور آگے چل دی

"اور ہاں بچ کے رہنا سینئرز کے ہتھے چڑھ گئی تو ریگنگ ہو جائیگی تمہاری"

"روکو تو ڈراؤ تو نہی یار"

ہانی نے اُسکے پیچھے جاتے ہوئے کہا

"ڈرا کہا رہی ہوں حقیقت بتا رہی ہوں یار"

نور نے سر سری سا کہا

"بہت ہی بری ہو نور تم"

ہانی نے ناک موں ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا

"مجھے پتہ ہے کچھ نیا بتاؤ"

نور نے اُسکی بات ہوا میں اڑائی

"میں تمہاری شکایت کروگی"

ہانی نے اُسے دھمکایا

"کس سے بھائی سے کروگی"

نور میں شرارت سے کہا

www.novelsclubb.com

"نور"

اُسکے کہنے پے ہانی سٹپٹا گیی اور کندھے پے دھپ رسید کی جسپے نور نے ڈھیٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دانتوں کی بھرپور نمائش کی

"کیا ہوا"

ایک جگہ آ کر نور کنفیوز ہو کر رک گی تو ہانی نے پوچھا

"سمجھ نہیں آ رہا کس طرف جاؤ"

نور نے بلڈنگ کو دیکھتے ہوئے کہا

"اب؟"

ہانی نے پھر پُوچھا

"کسی سے پوچھتی ہوں"

----

www.novelsclubb.com

وہ تینوں اس وقت درخت کے ہی نیچے براجمان تھے تب اُنکو اپنی طرف دو لڑکیاآتی دکھائی دی

"یار یے اپنی طرف آرہی ہے"

بدر نے پُوچھا

"نہی دیوار کی طرف جارہی ہے"

ارحم نے آرام سے جواب دیا

"تمسے پوچھا نہی ہے مینے"

بدر نے جل کے کہا

جسکو ارحم نے سرے سے اگنور کیا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یار یے آستین تو ایسی چڑا کے آ رہی ہیں جیسے میں اس سے قرض لے کر فرار ہو گیا تھا"

بدر کی زبان میں کھجلی ہوئی

"اُسکے سامنے پٹر پٹر کرنے کی ضرورت نہیں کوئی ہیلپ چاہی ئے ہو گی"

www.novelsclubb.com

شانف نے بدر کو کہا مگر نظر ابھی بھی موبائل پر ہی تھی۔

"ایکسکیوز می بھائی"

نور نے شانف کو مخاطب کیا

"یس"

شانف نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا ساتھ بدر اور ارحم بھی کھڑے ہو گئے تھے

"آپ پلیز بتا سکتے ہے کے B.BA کی فائنل ییر کی کلاس کس طرف ہے"

اُسنے شانف سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"جی جی"

شانف کی جگہ بدر نے جواب دیا

جس پر نور کے ساتھ ساتھ ارحم اور شانف نے بھی اُسے گھورا

"ایسا کرے یہاں سے اوپر جائیں اور دائیں طرف سے چوتھا روم آپکی کلاس ہے"

شانف نے مختصر سا بتایا

"تھنک یو"

نور کی جگہ ہانی نے کہا

"آپ نیو کمر ہے"

بدر میں پھر پوچھا

"نہی پرانے ہی ہے بس ایسے ہی ٹائم پاس کے لیے پوچھ لیا"

نور نے طنزیہ کہا

www.novelsclubb.com

جسپر بدر کے علاوہ باقی تینوں مسکراہٹ روکی

"اوہ اچّھا"

بدر نے سمجھنے والے انداز میں کہا

"اگر اب آپکی اجازت ہوں تو کیا میں یہاں سے اپنی تشریف لے جاؤ"

نور پھر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ پُوچھا

www.novelsclubb.com

جسپر پھر تینوں نے مسکراہٹ دبائی

"جی جی"

بدر نے جلدی سے کہا

"تھنک یو آپ کا"

اُسنے شانف سے کہا کلاس کا پتہ بتانے پر

اور اپنی کلاس کی جانب چل دی۔

"اور وہ دوستیاں ہی کیا دوستیاں جنکی شروعات آپ جناب کے تکلف سے نہ ہو"

____

جاری ہے

www.novelsclubb.com